Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم:- یکشنبہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۷۵ھ

نمبر ۲۸۳	۴ر دسمبر ۱۹۵۵ء	۴ر فتح ۱۳۳۴ ہش	جلد ۴۴/۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳ر دسمبر. سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل خطبہ کے بعد ضعف بہت ہو گیا"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جمعہ پڑھائی اور صفائی کی اہمیت پر خطبہ ارشاد فرمایا۔

ربوہ یکم دسمبر (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ

کل شام اور آج رات حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت مضمحل رہی اور اعصابی بے چینی کی بھی تکلیف رہی۔ آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

سیدہ ام مظفر احمد صاحب سلمہا اللہ تعالیٰ کو کل درد اور گھبراہٹ کی تکلیف رہی۔ مگر خدا کے فضل سے رات کو نیند اچھی آگئی۔ آج طبیعت میں نسبتاً سکون ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آمین

ماریشس سے آئے ہوئے احباب اور بیرونی ممالک میں جانے والے مبلغین اسلام کے اعزاز میں

استقبال اور الوداع کی مشترکہ تقریب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے شمولیت فرما کر مہمانوں اور مبلغین کرام کو شرف مصافحہ و دعا سے نوازا

ربوہ ۳ر دسمبر۔ کل نماز عصر کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ایک خاص تقریب میں شرکت فرما کر مرکز سلسلہ میں بیرونی ممالک سے آنے والے احباب اور تبلیغ اسلام کی غرض سے باہر جانے والے مجاہدینِ احمدیت کو شرف مصافحہ اور حصولِ مقاصد میں کامیابی کی دعا سے نوازا۔ یہ تقریب باہر سے آئے ہوئے احباب کو خوش آمدید کہنے اور باہر جانے والے مبلغین کرام کو الوداع کہنے کی غرض سے وکالت تبشیر کی طرف سے منعقد کی گئی تھی۔

تبلیغ اسلام کی غرض سے باہر جانے والے خوش نصیب مجاہدینِ احمدیت میں محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب، مکرم نصیر الدین احمد صاحب اور مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری شامل تھے۔ یہ تینوں مبلغین کرام علی الترتیب شام، نائیجیریا اور انڈونیشیا تشریف لے جا رہے ہیں۔ اسی طرح جن معزز مہمانوں کو اس موقعہ پر وکالت تبشیر کی طرف سے خوش آمدید کہا گیا۔ ان میں جماعت احمدیہ ماریشس کے مکرم محمد عظیم سلطان غوث صاحب، احمدیار اللہ صاحب اور عبدالرحیم صاحب سوکیا شامل تھے۔ یہ تینوں احباب سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے مشرف ہونے اور جلسہ سالانہ کے مقدس اجتماع میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے مرکز سلسلہ میں تشریف لائے ہیں۔

تقریب کا آغاز

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری کے بعد اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ جو مکرم بشارت احمد صاحب بشیر جائنٹ نائب وکیل التبشیر نے کی۔ بعدہ بشارت احمد صاحب نے باہر سے آنے والے بھائیوں کی آمد پر خوشی و مسرت کا اظہار کرنے اور باہر جانے والے مبلغین اسلام کو الوداع کہنے کے لئے وکالت تبشیر کی طرف سے ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا

آپ نے ماریشس سے آنے والے معزز بھائیوں کو اس امر پر مبارکباد دی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مرکز سلسلہ کی زیارت کا شرف بخشا ہے آپ نے کہا ہمارے ان بھائیوں کا دور دراز سے آنا ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہے کیونکہ ان کی آمد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی یاتون من کل فج عمیق کے پورا ہونے کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے

خاص امتیاز

نیز اس ضمن میں آپ نے جماعت ماریشس کی ایک خوش نصیبی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ماریشس کی جماعت کو اس بات کا خاص امتیاز اور فخر حاصل ہے کہ ان کو تین حافظ قرآن مبلغ نصیب ہوئے ان میں سے محترم حافظ عبیداللہ صاحب رضی اللہ عنہ اور مکرم حافظ جمال احمد صاحب مرحوم وہیں مدفون ہیں۔ ان کے مرقد اس بات کے ضامن ہیں کہ سرزمین ماریشس میں احمدیت کی شمع ہمیشہ روشن رہے گی۔ اور یہ سرزمین ایک دفعہ احمدیت کے نور سے منور ہونے کے بعد پھر کبھی تاریکی کا منہ دیکھے گی۔

خلافت سے وابستگی

مہمانوں کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے مکرم بشارت احمد صاحب نے اس امر پر بھی زور دیا کہ باہر کی جماعتوں کے لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ وہ مرکز سلسلہ میں کثرت سے آئیں۔ ان کا آنا ان کے لئے بے حد بابرکت اور مفید ہے۔ کیونکہ خلافت سے شدید وابستگی اور اس کے روحانی فیوض سے مستفیض ہونے ہی میں ہماری زندگی اور ترقی کا راز مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی آمد کو خود ان کے لئے اور ماریشس کی جماعت کے لئے مبارک کرے۔

عظیم الشان مقصد

اس کے بعد مکرم نائب وکیل التبشیر صاحب نے شام۔ نائیجیریا اور انڈونیشیا جانے والے مبلغین کرام کو الوداع کہتے ہوئے انہیں اس امر پر مبارکباد دی۔ کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے تحت انہیں دنیا میں اسلام کو سربلند کرنے کی عظیم الشان جدوجہد میں عملاً حصہ لینے کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ نے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا عظیم الشان مقصد اشاعتِ اسلام ہے۔ ہمیں خوشی ہے۔ کہ اس مقدس فریضے کی ادائیگی ہمارے جانے والے بھائیوں کے سپرد ہوئی ہے۔ جس غرض کے تحت وہ میدانِ تبلیغ میں جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں انہیں کامیاب و کامران کرے۔ اور ان کا حامی و ناصر ہو۔

آخر میں آپ نے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو باحسن وجوہ اپنے فرائض اور ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شرف مصافحہ

بعدہٗ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے ماریشس سے آئے ہوئے احباب اور باہر جانے والے مبلغین اسلام کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

جامعۃ المبشرین کی طرف سے عشائیہ کا انتظام

رات کو نماز مغرب کے بعد ان مبلغین کرام اور ماریشس سے آئے ہوئے احباب کے اعزاز میں جامعۃ المبشرین کی طرف سے ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں جامعہ کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ بعض بزرگانِ سلسلہ بھی شامل ہوئے۔ اس موقعہ پر مکرم مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے کی زیر صدارت باہر سے آئے ہوئے مہمانوں اور مبلغین کرام نے مختصر سی تقاریر میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ اور تاریخ احمدیت کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔ (اس تقریب کی مفصل کارروائی آئندہ اشاعت میں پیش کی جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ)

ربوہ ۳ر دسمبر۔ مکرم نصیر الدین احمد صاحب اور سید نعیم اللہ شاہ صاحب انگلستان جانے کے لئے آج صبح خیبر میل (؟) ایکسپریس کے ذریعہ کراچی روانہ ہوئے۔ نصیر الدین احمد صاحب وہاں سے تبلیغ اسلام کے لئے نائیجیریا جائیں گے اور مکرم سید نعیم اللہ شاہ صاحب انگلستان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کریں گے۔ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان اور بعض بزرگانِ سلسلہ کے علاوہ بہت سے مقامی احباب نے سٹیشن پر پہنچ کر انہیں دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۵۵ء

بھارت کے متعصب عناصر

ایک خبر ہے کہ کانپور (بھارت) میں مسلمانوں کے خلاف جن سنگھیوں کی اشتعال انگیزیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ چنانچہ ایک جلسۂ عام میں جن سنگھی لیڈروں نے مسلمانوں کو ایک بار پھر یہ الٹی میٹم دے دیا ہے۔ کہ وہ مکہ مدینہ سے اپنا تعلق توڑ دیں۔ اور ہندوؤں کے تمام تہواروں کو اپنا سمجھ کر منائیں۔ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے۔ تو انہیں بھارت چھوڑ کر جانا پڑے گا۔

ہندوؤں میں ایک ایسا فرقہ عہد انگریزی کے شروع ہی سے چلا آیا ہے۔ جو اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اور جو ہندوؤں کو مسلمانوں کے خلاف بھڑکاتا رہا ہے۔ اسی پراپیگنڈا کے نتیجہ میں دراصل برصغیر ہند دو حصوں میں تقسیم ہوا ہے۔ اور اگر ایسے متعصب لوگوں نے اپنا کام جاری رکھا۔ تو یقیناً بھارت کو کسی دن تقسیم در تقسیم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دکن میں خاص طور پر ایسی اقوام آباد ہیں۔ جو برہمنزم کے خلاف ہیں۔ اور بہت ممکن ہے۔ کہ یہ قومیں اس متعصبانہ رویہ کا جواب جلد ہی دیں۔ پھر پنجاب میں سکھ جو پنجابی صوبہ کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ بھی دراصل ان متعصب ہندوؤں کی سرگرمیوں کا نتیجہ ہیں۔ اچھوتوں کی طرف سے بھی الگ صوبہ کا مطالبہ سنا جا رہا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس وقت براہمنی مت کے پیرو بھارت کی حکومت پر چھائے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے بعض اقتدار کے دباؤ سے اپنی رسومات دوسرے مت والوں پر ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ہم "صدق جدید" لکھنؤ سے مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی کا ایک نوٹ "سچی باتیں" کے کالم سے نقل کرتے ہیں۔

"سیکولر دیس میں:۔ دسہرہ (وجے لکشمی) کا دن ہندو سال کی مبارک ترین تاریخ ہے۔ یہ یوم سعید ہندو دنیا میں "شگون" کا دن ہے۔ اب کی عین اسی تاریخ کو صوبہ بمبئی میں گورنر صاحب نے تار دیو دیا یم شالہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے سانتا کروز میں بلکن جی باڑی کا سنگ بنیاد رکھا۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ماٹنگا میں کستوربا مہلا منڈل کا سنگ بنیاد رکھا۔

وزیر خزانہ صاحب نے نانا وتی ہسپتال میں ڈاکٹر نانا وتی کے مجسمے کی نقاب کشائی کی۔ چیئرمین بی، وی، ایس، ٹی کمیٹی میونسپل کارپوریشن نے بریلی میں ہاؤسنگ پراجکٹ کا سنگ بنیاد رکھا۔

کوئی شامت زدہ فرقہ اقلیت کا اخبار و اخبار نویس اس "رموز مملکت خسرواں" پر نکتہ چینی و حرف گیری کی ہمت کہاں سے لا سکتا ہے۔ البتہ فرقہ اکثریت کا ایک بلند بانگ نقیب۔ فری پریس بلیٹن (بمبئی) مورخہ ۲۷ اکتوبر اپنے ایڈیٹوریل کا یہی موضوع رکھ کر اور محض نمونہ کے طور پر یہ چند مثالیں گنوا کر لکھتا ہے کہ:۔

"اس تاثر کا رفع کرنا مشکل ہے۔ کہ یوم سعید کے انتخاب میں کچھ نہ کچھ فرقہ داریت کام کرتی رہتی ہے۔ ہمارا ملک سیکولر ہے۔ اور یہ سارے ادارے بھی غیر فرقہ دارانہ ہیں۔ باوجود اس کے ان تقریبات کے لئے ایک ہندوانہ ہی مبارک دن کا انتخاب کیا گیا ہے۔ ...... ہندوستان کے دوسرے مذہبی فرقوں نے کیوں نہ ان تقریبات کی ساعت سعید اور حکام کے ہاں ان کی اہمیت کو نوٹ کیا ہوگا۔"

(نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۵۵ء)

اس نوٹ سے ظاہر ہے۔ کہ چونکہ بھارت کی حکومت پر برہمن مت کے پیروکار چھائے ہوئے ہیں۔ اس لئے باوجود اس کے کہ بھارت کی حکومت اپنے آپ کو سیکولر بتاتی ہے۔ برہمنی مت کے رسومات سرکاری کاموں میں بھی پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔ فری پریس بلیٹن کا اس کے خلاف احتجاج ظاہر کرتا ہے۔ کہ بھارت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو حکومت کی اس روش کو پسند نہیں کرتے۔ اس لئے اگر بھارت کی حکومت نے ان باتوں کا تدارک نہ کیا۔ تو یقیناً ایک دن یہ احتجاج جو شاید آج دبا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ابھر کر ملک کو مزید ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

بھارت میں برہمنی مت دوسرے کئی ایک متوں کے درمیان صرف ایک مت ہے۔ اس لئے جیسا کہ فری پریس بلیٹن بمبئی نے کہا ہے۔ دوسرے مت والوں کو حکومت کی جانبداری ضرور گراں گزرتی ہے۔ اور محض یہ اعلان کہ بھارت میں سیکولر دستور رائج ہے کافی نہیں ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ سرکاری کاموں کو کم از کم ایسی جانبداری سے پاک رکھے۔ تاکہ جن سنگھی قسم کے فرقوں کو ملک میں فتنہ و فساد برپا کرنے کی گنجائش نہ رہے۔ اور بھارت کے تمام شہری اپنے اپنے مذہب اور مت کے مطابق امن چین سے زندگی بسر کریں۔ اور ملک کی ترقی کے لئے مل کر کوشش کریں۔

ہمیں اس بات کا بھی یقین ہے۔ کہ بھارت کے ارباب اقتدار میں بہت سے ایسے افراد بھی ہیں۔ جو دل سے ایسے متعصبانہ طریقوں کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور جہاں تک کانگرسی حکومت کی پالیسی کا تعلق ہے بظاہر غیر جانبدارانہ ہے۔ اور وہ خوب سمجھتی ہے۔ کہ ملک کے اندر ایسے متعصب عناصر کی نشو و نما ملک کے لئے ضرر رساں ہے۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ وہ یقیناً ایسے عناصر کے قلع قمع میں کامیاب ہوگی۔ جو بھارت میں ہندو مسلم کا سوال از سر نو پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

شاہ سعود بن عبد العزیز والئ سعودی عرب کے بھارت میں آنے پر مختلف کانگرسی اخبارات نے جو اداریہ لکھے ہیں۔ ان میں سے روزنامہ ملاپ دہلی کے چند الفاظ ملاحظہ ہوں۔

"سعودی عرب کے مہاراج شاہ سعود بن عبد العزیز کا ہم سواگت کرتے ہیں تو نہ صرف اس لئے کہ وہ ہمارے معزز مہمان ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی کہ وہ اس دیش کے پرتی ندھی ہیں۔ جس کو ہمارے دیش کے رہنے والے کئی کروڑ لوگ متبرک اور مقدس مانتے ہیں۔"

سوال ہے کہ جب حکومت مکہ اور مدینہ کے موجودہ مہاراج شاہ سعود سے تعلقات پیدا کرنے میں عار نہیں سمجھتی۔ بلکہ ان کے بھارت میں ورود پر ان کا شاندار سواگت کرتی ہے۔ تو بھارت کے مسلمان اگر مکہ اور مدینہ کا نام لیتے ہیں۔ تو جن سنگھیوں کو کیوں اس پر اعتراض ہے۔ شاہ سعود کو دعوت دینے میں بھارت کی حکومت کی خواہ کچھ بھی پالیسی ہو۔ مگر اس میں شک نہیں۔ کہ بھارت کی حکومت مکہ اور مدینہ سے تعلقات پیدا کرنا اپنے ملک کے لئے مفید خیال کرتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر حکومت واقعی شاہ سعود سے خوشگوار تعلقات چاہتی ہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ ایسے متعصب عناصر کو ملک میں پنپنے نہ دے۔ جو بھارت کے مسلمان شہریوں کو شکایت کا موقع مہیا کریں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۵ء اور خدام کا فرض

جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانوں کی خدمت کے لئے رضاکاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں ۱۹۵۱ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں ہدایت فرمائی تھی۔ کہ خدام الاحمدیہ اس مقصد کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس موقع پر مجالس نے جس مستعدی کا نمونہ دکھایا تھا۔ وہ ہمارے لئے نہایت خوشکن تھا۔ جلسہ سالانہ بفضلہ تعالیٰ قریب آ رہا ہے اور پہلے سے زیادہ مستعدی ہمت اور ہوشیاری سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو تاکیدی طور پر ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس نہایت اہم کام کے لئے جو ۱۹۵۱ء کے خطبہ جمعہ میں بیان ہو چکا ہے۔ خدام کا انتخاب نہایت دیانتداری سے کریں۔ اور صرف انہی خدام کو لیں۔ جو اس کام کے اہل ہوں۔ مجالس کو علیحدہ بھی بذریعہ خطوط لکھا جا رہا ہے۔ یہ فہرستیں ۱۵ دسمبر ۱۹۵۵ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں پہنچ جانی ضروری ہیں۔ (نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان برائے دکانداران جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست کسی قسم کی دکان کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں مع سفارش مقامی امیر یا صدر مورخہ ۱۵-۱۲-۵۵ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ ہر درخواست کنندہ اپنی درخواست میں یہ ضرور لکھے۔ کہ "تمام شرائط کی پابندی کروں گا" جو درخواستیں مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہوں گی۔ وہ کمیٹی میں پیش نہیں کی جائیں گی۔

(قائم مقام ناظر امور عامہ)

سیلاب زدگان کی امداد

جماعت احمدیہ چک چٹھہ۔ پیرکوٹ۔ مانگٹ اونچے نے جناب امیر صاحب ضلع گوجرانوالہ کی اپیل پر مندرجہ ذیل اشیاء برائے امداد سیلاب زدگان ارسال فرمائی ہیں۔ رضائی تلائی ۷ عدد۔ کھیس و چادریں ۴۰ عدد۔ نیا کپڑا ۱۲ گز۔ کوٹ ۹ عدد۔ پتلون ۳ عدد۔ متفرق کپڑے ۱۷ عدد۔ باقی جماعتیں بھی متوجہ ہوں۔ اور جمع شدہ اشیاء جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(عبد الرحمٰن صابر جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

خطبہ جمعہ

یھدون بالحق وبہ یعدلون (اعراف)

دنیا میں حق اور عدل و انصاف کے ساتھ صداقت کی تبلیغ کرو۔

جبر کے ساتھ اپنی مزعومہ ھدایت کی تبلیغ کرنیوالے ہرگز حق اور عدل کو ملحوظ نہیں رکھ سکتے۔

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۸ نومبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

خطبہ نویس۔ سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی، اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس پر نظر ثانی نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون (اعراف ع ۲۲)

اس کے بعد فرمایا:۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ پیدا تو ہم نے سارے ہی انسان کئے ہیں مگر

سب کے سب انسان

اس صحیح طریق کو اختیار نہیں کرتے۔ جو ہم نے ان کے لئے تجویز کیا ہے۔ مگر کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جو صحیح طریق اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون

کہ جو انسان ہم نے پیدا کئے ہیں۔ ان میں سے ایک گروہ ضرور ایسا ہے جس کے افراد اپنے فرائض کو پہچانتے اور سمجھتے ہیں اور حق کے ذریعہ سے دنیا کو ہدایت دیتے ہیں۔ یعنے کچھ لوگ تو ایسے ہیں۔ جو نام تو ہدایت کا لے کر کھڑے ہوتے ہیں۔ لیکن وہ "یھدون بالحق" نہیں۔ بلکہ

یھدون بالعصا اور یھدون بالسیف کا مصداق

یعنے ڈنڈے اور تلوار سے وہ اپنی مزعومہ ہدایت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ مگر ہم نے دنیا میں صرف یہ نہیں کہا کہ ہدایت دو۔ بلکہ یہ کہا ہے کہ ہدایت دو "بالحق" حق کے ساتھ۔ مگر سارے انسان اس پر عمل نہیں کرتے۔ بہت سے آدمی ایک چیز کو ہدایت سمجھتے ہیں۔ اور پھر ڈنڈا لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں جو مانے گا وہ سیدھی طرح مانے۔ نہیں تو ہم اس کا سر پھاڑ دیں گے۔ پھر جس چیز کو یہ لوگ مساوات کہتے ہیں۔ اس کو حق سے نہیں بلکہ ڈنڈے اور تلوار کے ذریعہ سے قائم کرتے ہیں مگر ایک جماعت ایسی ہوتی ہے۔ جو حق کے ساتھ ہی دنیا میں عدل قائم کرتی ہے۔ یہ کوئی مساوات نہیں۔ جس میں

ڈنڈے اور تلوار سے کام لیا جائے

اور نہ یہ کوئی تبلیغ ہے۔ جس میں ڈنڈے اور تلوار سے کام لیا جائے۔ تبلیغ بھی دراصل وہی ہے۔ جو حق کے ساتھ کی جائے۔ اور اس میں دلائل حقہ پیش کئے جائیں۔ اور عدل اور مساوات بھی یہی ہے۔ کہ وہ تعلیم جو خدا تعالےٰ نے دی ہے۔ اس کو قائم کیا جائے۔ یہ کوئی عدل اور مساوات نہیں۔ کہ ڈنڈا ہاتھ میں لیکر سیدھے کرنے لگ جاؤ۔ یا یہ کہو کہ کافر کو تو اختیار نہیں۔ کہ ڈنڈے کے ساتھ اپنی بات منوائے۔ لیکن ہمیں یہ اختیار حاصل ہے۔ کہ دوسروں سے ڈنڈے کے ساتھ اپنی بات منوائیں۔ یہ عدل کیسے ہو سکتا ہے۔

حقیقی عدل تو وہی ہے

جس میں خدا تعالےٰ کی تعلیم کو قائم رکھا جائے آخر عدل صرف بندوں میں تو نہیں ہونا چاہیئے خدا تعالےٰ کے ساتھ بھی عدل ہونا چاہیئے اور یہ کیا عدل ہوا کہ اللہ تعالےٰ کو بھی اپنے ساتھ بدنام کیا جائے۔ اس کو بھی اپنے ساتھ لپیٹ جائے۔ کہ یہ گندی تعلیم (نعوذ باللہ) اس کی طرف سے آئی ہے۔ پھر جس شخص نے خدا تعالےٰ کے ساتھ عدل نہیں کیا۔ اس نے انسان کے ساتھ کہاں عدل کرنا ہے۔

پس یاد رکھو ہمیشہ حق کے ذریعہ سے لوگوں کو ہدایت دو۔ کبھی اپنی نفسانی باتوں کے ذریعہ سے دوسروں کو ہدایت نہ دو۔ بسا اوقات انسان اپنے نفس میں ایک بات کے متعلق سمجھتا ہے۔ کہ یوں ہونی چاہیئے۔ اور وہ اس کا نام ہدایت رکھ لیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یہ ہدایت نہیں۔

ہدایت وہی ہے

جو حق کے ساتھ ہو۔ پس جو باتیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے آئی ہیں۔ تم صرف انہیں پیش کرو اور ان کے ذریعہ سے ہی انسانوں کے دماغوں کو ٹھیک کرو۔ اور انہی کے مطابق عدل قائم کرو۔ بالکل اسی طرح جس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عدل قائم کیا تھا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی نعوذ باللہ من ذالک لوگوں کی طرح باتیں توڑ مروڑ کر کرنا جائز سمجھتے۔ تو آپ یہ کہتے کہ میں نے جب دعوےٰ کیا تھا۔ تو ابوبکرؓ نے میری بات مانی تھی۔ عمرؓ نے میری بات مانی تھی۔ اس لئے یہ زیادہ حقدار ہیں۔ کہ ان کی تائید کی جائے۔ لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے چاہے کوئی آپ کا ساتھی تھا۔ یا دشمن۔ ہر ایک کے معاملہ میں عدل کیا ہے۔ جب بعض مسلمانوں نے مکہ پر حج کے قریب زمانہ میں حملہ کیا۔ تو آپ بڑے خفا ہوئے۔ اور فرمایا تم نے

حرمت اللہ توڑی ہے

میں اس کا کفارہ دوں گا۔ آپ نے یہ نہیں کہا کہ ان لوگوں نے میری خاطر قربانیاں کی ہیں اس لئے میرا حق ہے۔ کہ میں ان کی تائید کروں۔ بلکہ یہ فرمایا کہ بہر حال تم نے حرمت اللہ توڑی ہے اس کا کفارہ دیا جائے گا چنانچہ آپ نے کفارہ ادا کیا۔ اسی طرح بعض دفعہ جب صحابہؓ نے غلطی سے دوسروں پر تعدی کی (صحابہ بڑے نیک لوگ تھے۔ وہ جان بوجھ کر دوسروں پر تعدی نہیں کرتے تھے۔ ہاں غلطی سے بعض اوقات ایسا ہو جاتا تھا) تو آپ نے ان کی تائید نہیں کی۔ مثلاً ایک دفعہ غلطی سے ایک عورت ماری گئی۔ آپ کو علم ہوا تو آپ صحابہ پر بہت خفا ہوئے۔ اور احادیث میں آتا ہے کہ آپ کے چہرہ پر اس وقت اس قدر غضب ظاہر ہوا۔ جو اس سے قبل کبھی ظاہر نہیں ہوا تھا۔ تو دیکھو یہ عدل ہوتا ہے پس تم

حق کے ساتھ عدل قائم کرو

بظاہر تو یہ عدل نظر آتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے قربانیاں کی ہیں ان کی تائید کی جائے۔ مگر وہ عدل نفسانی عدل ہے۔ وہ حق کے ساتھ عدل نہیں۔ پس مومن کو دنیا میں عدل کی تعلیم دینی چاہیئے۔ اور جب بھی خدا تعالےٰ اسے طاقت دے۔ اس کو وہ طاقت اس طور پر استعمال کرنی چاہیئے کہ حق کبھی بھی اس کے ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ بلکہ ہمیشہ حق اسی کے ہاتھ میں رہے۔ اور دنیا میں اسکے ذریعہ سے حق قائم ہو۔ تا آنے والے لوگ کہیں کہ جب یہ شخص کمزور تھا تب بھی اس نے حق کو نہیں چھوڑا۔ اور جب یہ طاقتور ہوا۔ تب بھی اس نے حق کو نہیں چھوڑا۔ اور

یہی اصل ہدایت ہے

ورنہ اگر کمزوری کے وقت میں انسان حق کی تائید کرے۔ اور زور کے وقت وہ حق کو چھوڑ دے۔ تو یہ تو ایسی ہی بات بن جاتی ہے۔ جیسے کہتے ہیں کوئی بوڑھا مر گیا تھا بوڑھیوں میں یہ رواج ہے کہ جب کوئی شخص مر جائے۔ تو اسکے رشتہ دار اکٹھے ہو جاتے ہیں

ہیں۔ اور پھر اس کی بیوی اس پر بین کرتی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ مرنے والے نے فلاں سے قرض لینا تھا اور فلاں کا قرض دینا تھا اسی طرح اس بوڑھے کی بیوی نے یہ کہنا شروع کیا کہ ارے اس نے فلاں شخص سے اتنا روپیہ لینا تھا وہ اب کون لے گا۔ اس پر اس کا ایک رشتے دار چھلانگ مار کر آگے آیا۔ اور کہنے لگا۔ ارے ہم ری ہم۔ پھر اس نے کہا۔ ارے اس نے فلاں سے بھی اتنا روپیہ لینا تھا۔ وہ اب کون وصول کریگا تو وہی رشتہ دار پھر آگے آیا۔ اور کہنے لگا۔ اری ہم ری ہم۔ اسی طرح وہ بار بار کہتی رہی کہ اس نے فلاں سے قرض لینا ہے۔ وہ اب کون لے گا۔ اور وہ شخص بار بار یہی جواب دیتا رہا۔ اری ہم ری ہم۔ آخر روپیہ دینے کی باری آئی۔ اور مرنے والے کی بیوی نے کہا۔ ارے اس نے فلاں کا اتنا روپیہ دینا تھا۔ وہ اب کون دے گا۔ اب وہ رشتہ دار جو روپیہ لینے کے وقت یہ کہتا تھا اری ہم ری ہم۔ وہ کہنے لگا۔ ایسے میں ہی ہر بار بولتا جاؤں یا کوئی اور بھی بولے گا۔

پس

حقیقی عدل وہ ہے

جو حق کے ساتھ قائم کیا جائے۔ اور حقیقی ہدایت وہ ہے۔ جو حق کے ساتھ دی جائے۔ وہ کیا ہدایت ہوئی کہ اپنی مرضی کی بات منوائی۔ وہ ہدایت ہدایت نہیں بلکہ نفس پرستی ہے۔

چونکہ آج

انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے جلسے

ہیں۔ طبیعت تو بری خراب ہے۔ مگر میرا خیال ہے کہ ایک ہی وقت دونوں کے لئے دعا کر کے ان کا افتتاح کر دوں۔ انصار اللہ کا پہلا اجلاس ہے۔ جو منعقد کیا جا رہا ہے۔ اسلئے نماز جمعہ کے بعد میں نماز عصر بھی پڑھا دوں گا تا

دونوں نمازیں اکٹھی

پڑھ لی جائیں۔ اور دوستوں کو پہلے یہاں سے جانے اور پھر وہاں سے یہاں آنے کی تکلیف نہ ہو۔ اور نماز کا وقت بھی ضائع نہ ہو جائے۔ پس میں پہلے نماز جمعہ پڑھاؤنگا۔ اور پھر عصر کی نماز پڑھاؤں گا۔ اگر خدا تعالیٰ نے طاقت دی۔ تو کھڑے ہو کر ورنہ بیٹھ کر نماز پڑھاؤنگا۔

ماموررباّنی کے علم کلام کی مقبولیت

از خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ

ماموررباّنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام میں حد درجہ کی تاثیرات پائی جاتی ہیں۔ جن سے اپنے تو اپنے بیگانے بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اس سلسلہ میں ہم نے اپنے ایک گذشتہ مضمون "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی مقبولیت" میں (جو کہ الفضل ۱۹ر نومبر میں شائع ہوا ہے) ایک حد تک روشنی ڈالی ہے۔ لیکن یہ مضمون اپنے اندر اس قدر وسعت رکھتا ہے کہ اس پر کئی ایک ضخیم کتب لکھی جا سکتی ہیں۔ ہم ازدیاد ایمان کے لئے ضمناً امروزہ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی مقبولیت کی ایک مثال ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

مولانا صوفی محمد ابراہیم صاحب قصوری نقشبندی (مرید میاں شیر محمد صاحب گدی نشین آف شرقپور ضلع شیخوپورہ) اپنی تالیف "خزینہ معرفت" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ دو شعر درج کرنے کے بعد کہ ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا
جو مر گئے انہی کے نصیبوں میں ہے حیات
اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

بغیر حضورؑ کی کتاب اور حضور کا ذکر کئے (اپنی طرف سے) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مندرجہ ذیل پُر معارف کلام براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۵۷ تا ۵۸ سے لے کر درج کرتے ہیں

"اس مرتبہ پر خدا تعالیٰ اپنی ذاتی محبت کا ایک افروختہ شعلہ جس کو دوسرے لفظوں میں روح کہتے ہیں مومن کے دل پر نازل کرتا ہے اور اس سے تمام تاریکیوں اور آلائشوں اور کمزوریوں کو دور کر دیتا ہے اور اس کی روح کے پھونکنے کے ساتھ ہی وہ حسن جو ادنیٰ مرتبہ پر تھا کمال کو پہنچ جاتا ہے اور ایک روحانی آب و تاب پیدا ہو جاتی ہے۔ اور گندی زندگی کی کبودگی بکلی دور ہو جاتی ہے اور مومن اپنے اندر محسوس کر لیتا ہے کہ ایک نئی روح اس کے اندر داخل ہو گئی ہے۔ جو پہلے نہیں تھی اس روح کے ملنے سے ایک عجیب سکینت اور اطمینان مومن کو حاصل ہو جاتا ہے اور محبت ذاتیہ الٰہیہ ایک فوارہ کی طرح جوش مارتی اور عبودیت کے پودہ کی آبپاشی کرتی ہے اور وہ آگ جو پہلے ایک معمولی گرمی کی حد تک تھی اس درجہ تک وہ تمام و کمال افروختہ ہو جاتی ہے۔ اور انسانی وجود کے تمام خس و خاشاک کو جلا کر الوہیت کا قبضہ اس پر کر دیتی ہے۔ اور وہ آگ تمام اعضا پر احاطہ کر لیتی ہے۔ تب اس لوہے کی مانند جو نہایت درجہ آگ میں تپایا جائے۔ یہاں تک کہ سرخ ہو جائے اور آگ کے رنگ پر ہو جائے۔ اس مومن سے الوہیت کے آثار اور افعال ظاہر کرتا ہے۔ مگر یہ نہیں کہ وہ خدا ہو گیا ہے بلکہ محبت الٰہیہ کا کچھ ایسا ہی خاصہ ہے۔ جو ظاہر وجود کو اپنے رنگ میں لے آتی ہے۔ اور باطن میں عبودیت اور اس کا ضعف موجود ہوتا ہے .... وہ اپنے روح سے نہیں۔ بلکہ خدا کی روح سے دیکھتا ہے اور خدا کی روح سے سنتا۔ اور خدا کی روح سے بولتا اور خدا کی روح سے چلتا۔ اور خدا کی روح سے دشمنوں پر حملہ کرتا ہے کیونکہ وہ اس مرتبہ پر نیستی اور استہلاک کے مقام میں ہوتا ہے۔"

(خزینہ معرفت صفحہ ۲۱۳ باب ۹ مطبوعہ ۱۳۵۰ھ)

اس پر معارف کلام کا ایک ایک لفظ بتلا رہا ہے کہ یہ کسی ایسے انسان کا کلام ہے جسے حقائق و معارف خود خدا تعالیٰ نے سکھلائے ہیں۔ اس بصیرت افروز کلام میں عبودیت اور الوہیت کے باہم اتصال کے نتیجہ میں مومن کو جو روحانی ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہوتا ہے اس کا دلکش پیرایہ میں اظہار کیا گیا ہے۔ اور ایسے نکات معرفت بیان کرنے پر وہی شخص قادر ہو سکتا ہے۔ جس کا تعلق زمین و آسمان کے خالق مالک خدا تعالیٰ کے ساتھ ہو اور وہ سلوک کی منازل طے کرنے میں کامیاب ہو چکا ہو۔

یہ حقیقت ہے کہ ماموررباّنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علم کلام ہی اس زمانہ کی تاریکیوں کو دور کرنے کا باعث اور بھولے بھٹکے انسانوں کے لئے مشعل راہ ہے اور اس حق و باطل کے معرکہ کے دور میں خدا تعالیٰ کے دین الاسلام کو انہی دلائل و براہین سے آخری اور عالمگیر غلبہ حاصل ہو گا۔ جنہیں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مامور حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے خداداد علمی استعداد کے نتیجہ میں اپنی بصیرت افروز کتب میں بیان فرمایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے ہی باطل کی فوجیں اور جھنڈے سرنگوں ہونگے۔ اور سید الاولین والآخرین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہر لحاظ سے دنیا میں مظفر و منصور ہو گا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہو گا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں۔ مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام کی اعلیٰ طاقتوں کا مجھ کو علم دیا گیا ہے جس علم کی رو سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا بلکہ حال کے علوم مخالفہ کو جہالتیں ثابت کرے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں۔ یہ اقبال روحانی ہے۔ اور فتح بھی روحانی۔ تا باطل علم کی مخالفانہ طاقتوں کو اس کی الٰہی طاقت ایسا ضعیف کرے کہ کالعدم کر دیوے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ صفحہ ۲۵۴ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

مبارک وہ جو ضد و تعصب سے پاک ہو کر اس چشمۂ شیریں کے پاس آکر اپنی روحانی تشنگی بجھاتا ہے۔ جسے سیدنا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے صادق غلام مسیح موعود علیہ السلام نے باذن الٰہی اس صلیبی فتنہ کے پُر خطر زمانہ میں توحید کے متوالوں کے لئے جاری فرمایا ہے۔

تشنہ بیٹھے ہو کنارے جوئے شیریں حیف ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

شیطان اور اس کی حقیقت

(از مکرم محمد اشرف صاحب ناصر شاہد مبلغ سلسلہ)

(۲)

بعض اور شیطان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے۔ کہ آپؐ نے فرمایا۔ ایک وضو کا شیطان ہے۔ اس کا نام ولہان ہے۔ اس کا کام یہ ہے کہ پانی زیادہ گرواتا ہے۔ گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان کا یہ مطلب نہیں۔ کہ واقعہ میں کوئی وضو کا شیطان ہے۔ تاہم یہ تو ثابت ہے۔ کہ ایسی حالت میں شیطان اپنا کام کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہاں دل کے خطرہ کا نام شیطان رکھا ہے۔ اور ولہان کے معنی ہیں ایسا متفکر کہ جسے ایک خیال کے سوا اور کوئی خیال ہی نہ رہے۔ اور اسی حالت کا نام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ولہان نامی شیطان رکھا ہے۔ اس حالت کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ انسان کو کچھ ہوش ہی نہیں رہتی۔ اور بجائے اس کے کہ وضو کے وقت اسے نماز کی طرف توجہ ہو۔ وہ اپنے خیالات میں محو ہو کر پانی بہاتا چلا جاتا ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ نماز کا بھی ایک شیطان ہے۔ جو نماز میں وسوسہ ڈالتا ہے۔ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کی۔ جب میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں۔ تو مختلف خیالات میرے دل میں آنے لگ جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ شیطان ہے۔ اس کا نام فرزب

نوٹ:۔ درحقیقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نماز کے شیطان کا نام جو خنزب بتایا ہے۔ یہ مرکب لفظ ہے۔ خنی سے اور آزیب سے۔ خنی کے معنے نوائب الدھر کے ہیں۔ اور آزیب کے معنی دواھیہ کے ہیں۔ یعنی آفات اور بلائیں اور مصیبتیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ بتایا ہے۔ کہ دنیا کے حوادث انسان کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اگر انسان دنیا سے حتی المقدور علیحدگی اختیار کرے۔ تو وہ اس حالت سے بچ سکتا ہے۔ غرض دل کے برے خیالات کا نام شیطان ہے۔

ابلیس اور شیطان میں فرق

قرآن کریم میں جہاں آدم کا ذکر ہے۔ وہاں سجدہ نہ کرنے کے موقع پر ہر جگہ ابلیس کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس کے مقابل پر آدم کو ورغلانے کی کوشش کا جہاں ذکر ہے۔ وہاں ہر جگہ ہی شیطان کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ کسی ایک جگہ بھی ابلیس کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا اس فرق سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن کریم نے ابلیس اور شیطان کے الفاظ کے استعمال میں ایک خاص امتیاز سے کام لیا ہے۔ اور یہ امتیاز بتاتا ہے۔ کہ یہ سجدہ نہ کرنے والا ابلیس اور آدم کو دکھ میں ڈالنے کی کوشش کرنے والا شیطان دو الگ الگ وجود ہیں۔ موجودہ وقت کے بہترین مفسر قرآن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس کا حل کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"ابلیس تو اس وجود کا نام رکھا گیا ہے۔ جو فرشتوں کے مقابل پر بدی کا محرک ہے اور شیطان ایک عام نام ہے۔ اس ابلیس کو بھی شیطان کہہ سکتے ہیں۔ اور ان تمام لوگوں کو بھی جو ابلیس کے نائب کے طور پر اور اس کے ورغلائے ہوئے اس دنیا کے پردہ پر بدیوں کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ اور نبیوں اور ان کی تعلیم کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں کسی انسان کو ابلیس کے نام سے یاد نہیں کیا گیا۔ اس کے برخلاف شیطان کا لفظ مختلف ارواح خبیثہ کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے۔ اور انسانوں کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے۔ جیسے سورہ بقرہ میں اللہ تعالےٰ منافقوں کی نسبت فرماتا ہے۔ واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا انا معکم (بقرہ ع۲) جب وہ اپنے شیطانوں کے ساتھ الگ ہوتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ تو یہ واضح ہے۔ کہ یہاں شیاطین سے مراد ائمہ کفر ہیں۔ اور صحابہ رضو نے بھی اس آیت میں شیاطین کے یہی معنی کئے ہیں۔ اسی طرح آل عمران میں ہے۔ انما ذالکم الشیطٰن یخوف اولیاءہٗ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم مومنون یعنی یہ تو شیطان ہے۔ جو اپنے دوستوں سے تم کو ڈراتا ہے۔ پس تم کفار سے مت ڈرو۔ بلکہ اگر مومن ہو۔ تو مجھ سے ڈرو۔ اس عبارت سے ظاہر ہے۔ کہ یہاں شیطان سے مراد کفار کے وہ ایجنٹ ہیں۔ جو مسلمانوں کو کفار سے مرعوب کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے چنانچہ سابق مفسرین نے بھی اس جگہ شیطان سے مراد نعیم بن مسعود...... یا عام کفار مراد لئے ہیں۔ جو مسلمانوں کو کفار کی طاقت سے ڈراتے تھے۔ (فتح البیان ابن کثیر) اسی طرح قرآن کریم میں ہے۔ وکذالک جعلنا لکل نبی عدوا شٰطین الانس والجن یوحی بعضھم الی بعض (انعام ع۱۴) یعنی اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن انسانوں میں سے شیطانوں اور جنوں میں سے شیطانوں کو بنایا ہے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ غرض شیطان کا لفظ قرآن کریم میں ارواح خبیثہ کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے۔ جو دلوں میں وساوس ڈالتے ہیں۔ اور انسانوں کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے۔ لیکن ابلیس کا لفظ صرف اس ہستی کی نسبت استعمال کیا گیا ہے۔ جس نے آدم کو سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ پس ابلیس سے مراد تو وہ روح خبیثہ ہے۔ جو فرشتوں کے مدمقابل ہے۔ اور دلوں میں وساوس ڈالتی ہے۔ اور شیطان اسے بھی کہتے ہیں۔ اور اس کے ان اظلال کو بھی جو انسانوں میں سے اس جیسے کام کرتے ہیں۔" (تفسیر کبیر جز اول صـ۳۲۶)

شیطان کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے

قرآن مجید میں ہے۔ قال ما منعک الا تسجد اذ امرتک قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہٗ من طین (اعراف ع۲) اسی طرح ابلیس کی نسبت آتا ہے۔ کان من الجن ففسق عن امر ربہٖ (کہف ع۷) اور جنوں کی نسبت آتا ہے۔ وخلق الجان من مارج من نار (الرحمٰن ع۱) یہاں نار سے پیدا کرنے کے یہ معنی ہرگز نہیں۔ کہ ابلیس یا جن اس مادی آگ سے پیدا کئے گئے تھے۔ بلکہ یہ ایک عربی کا محاورہ ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے۔ کہ ان کی طبیعت ناری تھی۔ اور وہ اطاعت کی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ یہ محاورہ قرآن مجید کی دوسری آیات میں بھی استعمال ہوا ہے۔ فرماتا ہے۔ خلق الانسان من عجل (انبیاء ع۳) یعنی انسان کو عجلت سے پیدا کیا گیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ اس آیت کا مطلب ہرگز یہ نہیں۔ کہ عجلت اور جلدی کوئی مادہ ہے۔ جس سے انسان کو بنایا گیا ہے۔ بلکہ اس سے مراد صرف یہ ہے۔ کہ انسانی طبیعت جلد باز واقع ہوئی ہے۔ وہ ہر کام کا نتیجہ جلدی دیکھنا چاہتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ہے۔ اللہ الذی خلقکم من ضعف (روم ع۶) اللہ ہی ہے جس نے تم کو ضعف سے پیدا کیا ہے۔ اس آیت کا بھی یہ مطلب نہیں۔ کہ ضعف کوئی مادہ ہے۔ جس سے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ بلکہ اس سے مراد صرف یہ ہے کہ انسان کی طبیعت میں کمزوری ہے۔ اور وہ خود اپنے لئے ہدایت کا راستہ تیار نہیں کر سکتا۔ اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہدایت آنے کا محتاج ہے۔ ان محاوروں کی رو سے جنوں اور ابلیس کے نار سے پیدا کرنے کے یہ معنی ہیں۔ کہ ان کی طبیعت ناری تھی۔ یعنی جب تک انسان میں تمدن کی حکومت قبول کرنے کا ملکہ پیدا نہ ہوا تھا۔ وہ ناری مزاج کا تھا۔ اور اس کے لئے دوسرے کی اطاعت قبول کرنا آسان نہ تھا مگر جب وہ ترقی کرتے کرتے طینی جوہر کو جو اس کا اصل تھا پا گیا۔ تو اس میں اطاعت کے قبول کرنے کا مادہ پیدا ہو گیا۔ اور ابلیس کے کہنے کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ آدم تو غلامانہ ذہنیت رکھتا ہے۔ کہ وہ دوسرے کی اطاعت کر سکتا ہے۔ مگر میں ناری مزاج ہوں۔ اور دوسرے کی اطاعت نہیں کر سکتا۔ پس میں اس سے اچھا ہوں۔ آج بھی جو لوگ ابلیس کے اظلال ہیں۔ اور انارکسٹ رجحانات کے لوگ ہیں۔ اسی غلطی میں مبتلا ہیں۔ کہ کسی دوسرے انسان کی اطاعت کرنا گویا اپنے نفسوں کو ذلیل کرنا ہے۔ (باقی)

"امانت کی رقوم پر زکوٰۃ واجب ہے"

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کردہ امانت ذاتی کی رقوم پر بھی شرایت کے احکام کے مطابق زکوٰۃ کا ادا کرنا ضروری ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص لکھ دے۔ کہ میں یہ روپیہ یا اس میں سے اتنا روپیہ سلسلہ کو قرض دیتا ہوں۔ اور جب واپس لینا ہوگا۔ تین ماہ کا نوٹس دیکر واپس لوں گا۔ تو ایسے شخص کی اتنی رقم پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی۔ کیونکہ قرض دیئے ہوئے روپیہ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

نیز اگر کسی شخص کا روپیہ بطور امانت کسی دوسرے شخص کے پاس یا بینک میں جمع ہو۔ تو اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہوگی۔

پس ایسے احباب جن پر امانتی رقوم کی زکوٰۃ واجب ہو چکی ہے۔ مہربانی کر کے اپنی امانتوں کا جائزہ لے کر اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ اور زکوٰۃ کی رقم ادا کر کے اپنے مالوں کو پاکیزہ اور بابرکت بنائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعاء

بندہ کے والد محترم ایک عرصہ سے زمین حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ مگر ابھی تک کوئی انتظام نہیں ہو سکا۔ نیز بیکاری اور بیماری کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ زمین کے بارہ میں کارروائی آج کل بھیرہ شریف میں ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں مالی پریشانی اور بیماری سے نجات دے۔

(مرزا امیر احمد ربوہ)

طلباء کو ربوہ بھیجنے والے احباب کیلئے اطلاع

احباب مطلع رہیں کہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے قواعد کے ماتحت آٹھویں جماعت تک کے طالبعلموں کو وظیفہ نہیں دیا جا سکتا۔ اور ہائی کلاسز میں صرف مستحق اور تعلیم میں اچھے طلباء کو اس حد تک وظیفہ دیا جا سکتا ہے کہ ان کی فیس ادا ہو سکے یا تھوڑی سی بہت کتب کی امداد ہو سکے اور یہ بھی اس صورت میں کہ اگر کسی وجہ سے سکول میں ان کی فیس معاف نہ ہو سکے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تعلیم و تربیت کے بجٹ میں جس قدر وظائف کی گنجائش ہر سال منظور ہوتی ہے وہ بمشکل کالج کے ان طلباء کے لئے مکتفی ہوتی ہے جو اعلیٰ تعلیم مثلاً ڈاکٹری۔ انجنیرنگ۔ زراعتی کالج یا دیگر اسی قسم کے پروفیشنل اداروں جات میں پڑھنے والوں کے لئے۔ عام ایف۔اے اور بی۔اے کی چونکہ فی زمانہ قیمت وہ نہیں رہی جو پہلے ہوتی تھی اس لئے اس تعلیم کو پروفیشنل کورسز کی تعلیم سے مؤخر رکھا جاتا ہے

اس نوٹ کے لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ گذشتہ چند ہفتوں میں ایسے طالبعلم باہر سے جماعت کے ذمہ وار احباب کی طرف سے آئے ہیں جو یا تو مڈل میں پڑھتے ہیں یا پھر ایسے طالبعلم ہائی سکول میں پڑھنے کے لئے آئے ہیں جنہوں نے چھ چھ ماہ سے تعلیم چھوڑی ہوئی ہے اور جو اگر اپنا تمام خرچ بھی خود برداشت کر سکیں تو بھی کوئی سکول ان کی تعلیمی کمی کے پیش نظر داخل نہیں کر سکتا۔ مگر احباب ایسے لڑکوں کو سفارشی چٹھیوں کے ساتھ بھجواتے ہیں کہ نہ صرف ان کو داخل کر لیا جائے بلکہ ان کے تمام اخراجات جو کم از کم پچیس اور تیس روپے ماہوار کے قریب ہوتے ہیں۔ وہ بھی صدر انجمن برداشت کرے۔ یہ صورت نہایت تکلیف دہ اور ان بچوں کے لئے حوصلہ شکن ہوتی ہے۔ جب وہ یہاں آکر معلوم کرتے ہیں کہ ان کے لئے ایسا انتظام ہو نہیں سکتا۔ اس لئے احباب سے درخواست ہے کہ ان امور کو مدنظر رکھ کر اور پہلے خط و کتابت سے طے کر کے طلباء کو بھجوایا کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

وصیت کی اہمیت

حضور فرماتے ہیں :۔ "جب وصیت کا نظام مکمل ہوگا۔ تو صرف تبلیغ ہی اس سے نہ ہوگی بلکہ اسلام کے منشاء کے ماتحت ہر فرد بشر کی ضرورت کو اس سے پورا کیا جائے گا اور دکھ درد اور تنگی کو دنیا سے انشاء اللہ مٹا دیا جائے گا۔ یتیم بھیک نہ مانگے گا۔ بیوہ لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلائے گی۔ بے سامان پریشان نہ پھرے گا۔ کیونکہ وصیت بچوں کی ماں ہوگی۔ جوانوں کی باپ ہوگی۔ عورتوں کا سہاگ ہوگی۔ اور جبر کے بغیر محبت اور دلی خوشی کے ساتھ بھائی بھائی کی اس کے ذریعہ سے مدد کرے گا اور اس کا دینا بے بدلہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر دینے والا خدا تعالیٰ سے بہتر بدلہ پائے گا۔ نہ امیر گھاٹے میں رہے گا۔ نہ غریب۔ نہ قوم قوم سے لڑے گی بلکہ اس کا احسان سب دنیا پر وسیع ہوگا۔"

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ کی تقریر کا مندرجہ بالا اقتباس جو درج کیا گیا ہے۔ وصیت کی اہمیت کو ظاہر کرنے کیلئے کافی ہے۔ اس لئے ہفتہ تحریک وصایا کو کامیاب طور پر منا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ہفتہ تحریک وصایا یکم دسمبر سے سات دسمبر ۱۹۵۵ء تک منایا جا رہا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ مالوں کو بڑھاتی ہے

فرمایا۔ وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (روم ع ٤) جو تم سود دینے کی غرض سے دیتے ہو تاکہ وہ لوگوں کے مالوں کو بڑھائے۔ سو وہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھتا نہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر جو تم زکوٰۃ دیتے ہو (تو وہ مالوں کو بڑھاتی ہے) اور یہی لوگ (اپنے مالوں کو) دوچند کرنے والے ہیں۔

پس صاحب نصاب احباب اپنے مالوں کو بڑھانے اور اپنی کمائیوں کو پاکیزہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ ادا کریں۔ ناظر بیت المال ربوہ

درخواست دعاء

میرے والد محترم میاں سلطان احمد صاحب جو ایک لمبے عرصہ سے بحیثیت درویش قادیان میں مقیم ہیں۔ کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد از ٹیل انڈس فارم لیہ)

سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ کیلئے دردِ دل سے دعائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ احسانات جو حضور ایک لمبے زمانہ سے جماعت پر فرما رہے ہیں متقاضی ہیں کہ احباب جماعت ان کی طرف توجہ دیں اور پھر حضور کی صحت و عافیت کے لئے دردِ دل سے دعائیں مانگیں۔ بالخصوص جبکہ حضور نے دعاؤں کے لئے خود بھی ہدایت فرمائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں :۔

"مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے۔ میں یورپ میں تھا تو میں نے زیورک میں خواب دیکھا کہ ایک اونچی جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہماری جماعت کھڑی ہے اور رو رو کر دعائیں کر رہی ہے اور میری طرف اشارہ کر کے کہتی ہے کہ خدایا! اس شخص نے تجھے ہمارے اتنا قریب کر دیا تھا کہ ہم یوں محسوس کرتے تھے کہ تو آسمان سے اتر کر ہمارے پاس آگیا ہے۔ پھر یہ شخص ہمیں قرآن سناتا اور اس طرح سناتا کہ ہمیں یوں محسوس ہوتا کہ تیری وحی جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ آج ہمارے سامنے نازل ہو رہی ہے۔ پھر یہ شخص ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں سناتا اور ہمیں یوں معلوم ہوتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود اپنی زبان سے ہمیں وہ باتیں سنا رہے ہیں۔ لیکن اے خدا! ابھی ہمارے تعلقات تیرے ساتھ پختہ نہیں ہوئے۔ اگر یہ شخص مر گیا تو ہم بالکل بے سہارا ہو کر رہ جائیں گے اور ہمارا براہ راست تجھ سے تعلق پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے اے خدا! ابھی ضرورت ہے کہ اس شخص کو دنیا میں زندہ رکھا جائے تا یہ ہمیں تیرے ساتھ وابستہ رکھے اور تیری باتیں ہمیں سناتا رہے۔ اور ہمیں یوں معلوم ہو کہ وہ باتیں تو خود ہمیں سنا رہا ہے۔"

نیز حضور فرماتے ہیں :۔

"چونکہ مجھے رؤیا میں بتایا گیا ہے کہ میری صحت کا دارومدار دوستوں کی دعاؤں پر ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ دواؤں سے نہیں بلکہ دعاؤں سے تعلق رکھتا ہے۔"

حضور عالی کا ارشاد درج کر کے نظارت ہذا تمام احباب جماعت سے درخواست کرتی ہے کہ وہ حضور کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ روزے بھی رکھیں اور دعاؤں کو بھی جاری رکھیں۔ کنز العمال کی ایک حدیث ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ دعا اٹل قضاء مبرم کو بھی رد کر دیتی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں الدُّعَاءُ يَرُدُّ الْقَضَاءَ الْمُبْرَمَ النَّازِلَ مِنَ السَّمَاءِ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

"ہزار سر زنی و مشکلے نہ گردد حل ٭ چوں پیش او بروی یک دعا باشد"

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ربوہ کے خدام کی امدادی خدمات کا اعتراف
جماعت احمدیہ شیخوپورہ کی قرارداد

مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۵۵ء بعد از نماز جمعہ زیر صدارت چوہدری محمد انور حسین صاحب جماعت احمدیہ شیخوپورہ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں یہ قرارداد منظور ہوئی کہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے خدام نے ضلع شیخوپورہ میں مختلف سیلاب زدہ مقامات پر اپنے آپ کو انتہائی مشکلات اور خطرات میں ڈال کر متواتر ایک ماہ ریلیف کا کام سرانجام دیا۔ خصوصاً چوہدری فضل داد صاحب کی زیر نگرانی جس طرز پر نارنگ کے دیہی علاقہ میں تقسیم ادویات و پارچات کر کے علاقہ کے عوام اور خاص سے خراج تحسین حاصل کیا ہے جماعت ان سب خدام کا دلی شکریہ ادا کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو بیش از بیش خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ

پتہ مطلوب ہے

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد خاں صاحب ۳۹-۱۹۳۸ء میں "کینٹن" Canton ملک چین میں پریکٹس کرتے تھے۔ آجکل جہاں بھی ہوں وہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر تحریر فرمائیں یا اگر کوئی دوست ان کا پتہ جانتے ہوں تو براہ نوازش ان کا ایڈریس اس پتہ پر تحریر فرمائیں۔

سلطان خاں "امریکہ والا" معرفت چوہدری نذیر احمد بی ایس سی (ایگریکلچر)
کاٹن سیکشن زراعتی کالج لائلپور

جلسہ سالانہ کے لئے دیگوں کی ضرورت

جیسا کہ اکثر دوستوں کو علم ہوگا۔ کہ قادیان دسمبر ۱۸۹۱ء سے جاری شدہ لنگر جلسہ سالانہ کے لئے ناظر صاحب ضیافت (محترم حضرت میر محمد اسحاق صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایک دفعہ ۲۵-۱۹۲۴ء میں ضرورت کے مطابق احباب کو جلسہ کے لئے دیگیں دینے کی تحریک فرمائی۔ ضرورت پوری ہو جانے پر تحریک بند کر دی گئی۔ پھر جب دس سال کے بعد سلسلہ کی ضرورت کے لئے مزید دیگوں کی ضرورت پڑی۔ تو پھر ۳۶-۱۹۳۵ء میں تحریک کی گئی۔ احباب جانتے ہیں۔ کہ اس وقت کے افسر جلسہ (ناظر صاحب ضیافت مرحوم رض) جن کی قلم اور زبان میں وہ اثر تھا۔ کہ دوست سلسلہ کی ضرورت حقہ کی طرف فوری توجہ کرتے تھے۔ اور ضرورت پوری ہو جاتی تھی۔ بہرحال ۱۹۳۵ء کی تحریک کے مطابق بھی ضرورت پوری ہو گئی۔ اور جلسہ سالانہ کے لئے سینکڑوں دیگیں جمع ہو گئیں۔ اور پھر یہ تحریک ضرورت پوری ہونے پر بند کر دی گئی۔ اور ان دیگوں پر معطی حضرات کے نام لکھ دیئے گئے تھے۔ مگر یہ اثاثہ تو قادیان میں ہی رہ گیا۔ اب یہاں ربوہ آ کر پہلے سے بھی زیادہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ ۱۹۴۹ء سے ربوہ میں جلسہ ہو رہا ہے۔ اور اب یہ آٹھواں جلسہ قریب تر آ رہا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کے تحت ہر سال مہمانوں کی تعداد میں اضافہ اور ریادتی متواتر ہوتی جا رہی ہے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے سامان میں اضافہ اور فراہمی کی شدید طور پر ضرورت بڑھ رہی ہے۔ اور جلسہ کے لنگروں کے ناظمین کو بڑی دقت ہوتی ہے۔ اب تک تو نہایت تکلیف دہ حالات میں بڑی مشکل سے گذارہ کیا جاتا رہا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے پُرزور تحریک کرنے کی جرأت کرتے ہوئے ملتجی ہوں۔ کہ احباب سلسلہ کی اس ضرورت کی تکمیل کے لئے اور اپنے یا اپنے والدین و دیگر اقرباء و اعزاء کے ایصال ثواب کے واسطے ایک ایک دیگ کا عطیہ دیں۔ معطی حضرات کا نام دیگ پر لکھ دیا جائے گا۔ جو ہمیشہ یادگار رہے گا۔ امید ہے کہ میری اس تحریک کا فوری جواب احباب جماعت دے کر ممنون فرمائیں گے۔ اور دیگ جس کا وزن کم از کم ایک من ہو۔ یا اس کی قیمت افسر جلسہ سالانہ ربوہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے نام بھجوا دیں گے۔ امید ہے۔ کہ احباب فوری توجہ کر کے اور یہ خاص ضرورت پوری کر کے میزبان کی امداد کر کے اکرام ضیف کا موجب ہوں گے۔

(نیازمند خاکسار مرزا ناصر احمد ایم اے
افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

نہری اراضی

لیہ، کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں تین مقامات پہ وہاں کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی زمین جسے نہر کا پانی لگتا ہے قابل فروخت ہے۔ لیہ میں ہمارے مینیجر چوہدری فضل الرحمٰن صاحب احمدی ہیں ان کا پتہ ملاک ریگ لیہ ہے۔ خواہشمند احباب زمین کو دیکھنے کے لئے ان سے وقت طے کریں۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ گذشتہ ہفتہ خود خاکسار کے ہمراہ تشریف لے گئے اور تینوں رقبات کو دیکھا جو احباب زمین کی موجودہ حالت کے متعلق ربوہ میں معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ ان سے کر سکتے ہیں۔ خاکسار احمد ہو سٹیشن کے دورہ پر جا رہا ہے جو احباب اس سلسلہ میں ربوہ تشریف لائیں وہ قیمت کے متعلق گفتگو کے لئے وکالت زراعت کے انچارج مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب و مکرم صاحبزادہ صاحب موصوف سے ملیں۔ ۲۰ دسمبر تک جو احباب بندہ کو لکھنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر لکھیں۔ محمد آباد اسٹیٹ براستہ نائلی ضلع کھر پارکر۔

(مشتاق احمد باجوہ وکیل الزراعت)

جہاں ایٹم بم کا حالیہ تجربہ ہوا

جاپان کی سائنس اکاڈمی کے ایک رکن نے انکشاف کیا ہے کہ روس نے جوہری بم کا حالیہ تجربہ صحرائے گوبی میں کیا۔

صحرائے گوبی دنیا کے وسیع ترین صحراؤں میں شمار کیا جاتا ہے۔ وسیع تر معنوں میں یہ علاقہ پامیر کے دامن سے کنگن کے سلسلۂ کوہ تک پھیلا ہوا ہے۔ لیکن خاص گوبی کا علاقہ شمالاً جنوباً چھ سو میل اور شرقاً غرباً ہزار میل کے قریب طویل ہے۔ وسیع اور خشک میدانوں میں کہیں کہیں پہاڑیوں کے سلسلے نظر آتے ہیں۔ جن کی بلندی تین ہزار سے پانچ ہزار فٹ ہے۔

کسی زمانہ میں یہ علاقہ بڑا سرسبز و شاداب ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ علاقہ بھر میں خشک دریاؤں کی وادیاں اور جھیلوں کے آثار دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس علاقہ میں کئی تہذیبوں نے جنم لیا۔ بڑھی پھولیں اور ختم ہو گئیں۔ اب وہاں کھنڈرات اور ریت کے سوا کچھ نہیں ہے۔

چینی زبان میں اس صحرا کو شامو یعنی "ریت کا صحرا" اور "ہان ہائی" خشک سمندر کہا جاتا ہے۔ گوبی کا سارا علاقہ ہی خشک اور بنجر نہیں۔ صحرا کا تقریباً تین چوتھائی علاقہ خانہ بدوش منگولوں کے مویشیوں کی چراگاہ کا کام دیتا ہے

اس علاقہ کے صحرا میں تبدیل ہونے اور اتنا خشک ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس کے چاروں طرف دس سے بیس ہزار فٹ تک بلند پہاڑ موجود ہیں۔ جنہوں نے بادل روک کر اس علاقہ کو بارش سے محروم کر دیا ہے۔ صحرا کے بعض حصوں میں تو بیسیوں میل تک پانی کی ایک بوند بھی میسر نہیں آتی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس صحرا کے بعض حصے ابھی تک انسانی قدموں سے آشنا نہیں ہو سکے

گوبی میں درخت قریب قریب ناپید ہیں پتھریلی زمین میں کہیں کہیں گھاس اور خاردار جھاڑیاں وغیرہ اگ آتی ہیں۔ پانی کھارا ہوتا ہے۔ اور صرف خال خال کنوؤں اور چشموں یا جوہڑوں سے مل سکتا ہے۔ صحرا کے جنوب مشرقی علاقہ میں تھوڑی بہت بارش ہو جاتی ہے جس کے باعث پندرہ سے بیس فٹ تک گہرائی پر پانی مل جاتا ہے۔ اس علاقہ میں زراعت اور مویشی پالنے کے امکانات و ذرائع موجود ہیں۔ شمالی اور جنوبی علاقوں میں بھی کچھ گھاس پیدا ہوتی ہے زرخیز حصوں میں چینی بڑی تعداد میں آباد ہو چکے ہیں۔ اور دن بدن صحرا کے زیادہ سے زیادہ رقبہ کو زیر کاشت لایا جا رہا ہے

صحرا میں آمد و رفت کے لئے جو راستے ہیں۔ وہ ہزاروں برس پرانے ہیں۔ اس صحرا کے بارے میں عجیب و غریب داستانیں مشہور ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ تاتاریوں نے چنگیز کی لاش اسی صحرا کے کسی دور دراز مقام پر خزانے سمیت دفن کی تھی۔ اور جنازے کے راستے میں جتنے اشخاص ملے تھے۔ انہیں قتل کر دیا گیا تھا۔ اب تک کئی سیاح اس خزانہ کی تلاش میں صحرا کی نذر ہو چکے ہیں۔

(نوائے وقت)

رسالہ الفرقان کا تعلیمی نمبر

جنوری ۱۹۵۶ء کا الفرقان تعلیمی نمبر ہوگا علم و تعلیم کے متعلق قرآنی بیانات کی روشنی میں مضامین مرتب ہوں گے۔ تمام اہل قلم حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس خاص نمبر کے لئے اپنے قیمتی خیالات سے مستفید فرمائیں یہ نمبر سالانہ جلسہ کے موقع پر مل سکے گا۔ ماہ دسمبر کا پرچہ ۲۰ دسمبر کو شائع ہو رہا ہے۔

(مینیجر الفرقان ربوہ)

درخواست دعا۔ دو ماہ سے میرے دائیں کان کے پردہ میں سوراخ ہو گیا ہے اور قوت شنوائی بہت کمزور ہو گئی ہے کان کے ماہر خصوصی ڈاکٹر کا علاج کرا رہا ہوں ابھی تک کچھ آرام نہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (اللہ بخش دو لپینڈی)